۲۸ / ۲/۸ ھ
۱۶ ـــ ھ
۷۷/ ۲۵۶ - ۲۵۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

عبد الحلیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں،

① قبروں پر جو چڑھاوا بصورت چادر، تیل، اگربتی وغیرہ چڑھایا جاتا ہے اس کو اٹھا کر استعمال کرنے کی کیا تفصیل ہے؟ جو کھانا بزرگوں کی نذر و نیاز کے طور پر مانا جاتا ہے اس کو کھانے کا کیا حکم ہے؟ کیا غیر اللہ کیلئے نذر ماننا جائز ہے؟ غیر اللہ کے لیے مانی گئی نذر و نیاز والے کھانے میں مالک کی نیت معلوم نہ ہونے کی وجہ اس کھانے کو مسافر، فقیر و محتاج، مالدار، طالب علم، مجاور وغیرہ کے کھانے کی کیا تفصیل ہے؟ موجودہ معاشرے میں مزارات پر زائرین آتے ہیں۔ قبر پر چادر چڑھاتے ہیں۔ دیگ پکوا کر تقسیم کرتے ہیں مذکورہ بالا افراد کیلئے اس کھانے کو کھانے میں کیا حکم ہے اس حال میں کہ تقسیم کرنے والے کی نیت معلوم نہیں ہے۔
مزارات پر رکھے گئے چندے نذرانوں کے ڈبے توڑ کر پیسے نکال لینا کیا حکم رکھتا ہے؟ چاہے یہ پیسے نکالنا کسی فیصد (اصلاح کیلئے، میلہ وغیرہ بند کروانے کیلئے) یا بلا فیصد کے ہو۔

---

② علماء حق کے نزدیک متفق علیہ امر ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر کافر ہوگا۔
دریافت طلب بات یہ ہے کہ ضروریات دین سے کیا مراد ہے؟ اور اسمیں کونسے امور داخل ہیں؟ ان کیلئے معیار کیا ہے؟
جس شخص کیلئے کسی عہدے پر آنے کیلئے حلف اٹھانے کیوقت مندرجہ ذیل الفاظ کا اقرار ضروری ہو
"میں قسم کھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور خدا پر میرا یقین کامل ہے اور اس کی کتاب قرآن پاک آخری کتاب ہے۔ اور محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنکے بعد کوئی رسول نہیں آئیگا۔ قیامت کے دن پر، رسول کی سنت، حدیث پر، قرآن پاک کے احکامات پر۔"
تو ایسے شخص کو اس کے بعض افعال سے قطع نظر (جو کہ بظاہر اعمال کفریہ ہوں) مسلمان کہنا درست ہے یا بلغیر ضروریات دین کی بھی وضاحت ضروری ہے۔
جو شخص ایسا حلف اٹھانے والے کو "کافر یا گمراہ کہے" تو کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

---

③ آجکل مرغیوں کو وزن کر کے بھی خریدا جاتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ اگر ٹھیک نہیں تو اس کو زندہ خریدنے کا متبادل طریقہ کیا ہوگا؟

فقط والسلام

متعلم محمد احتشام ڈسکوی، بواسطہ مطیع اللہ

۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۸ ہجری

(جواب اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بتوفیق الوہاب

(۱) واضح رہے کہ قبروں پر چڑھاوا جس بھی صورت میں ہو اس کو اٹھا کر کھانا اور استعمال کرنا حرام ہے، نیز جو کھانا بزرگوں کی نذر و نیاز کے طور پر مانا جائے اس کا کھانا بھی حرام ہے اور غیر اللہ کے لئے نذر و نیاز ماننا بھی حرام ہے اور جو چیز اصل میں غیر اللہ کے لئے نذر کیا گیا ہو اسمیں اگرچہ دوسرے کو نذر ماننے والے کی نیت معلوم نہ ہو (مشہور و معروف ہونے کی وجہ سے) اس کا بھی کھانا جائز نہیں ہے، نیز یہ نذرانے وغیرہ بلا تخصیص سب کے لئے حرام ہیں، مزارات پر رکھی گئی چیزیں خواہ ڈبوں میں ہوں یا بغیر ڈبوں کے ہوں اسکو اٹھا کر استعمال کرنا حرام ہے اور اصلاح کی نیت سے اس کو ضایع کرنا ٹھیک ہے۔

نوٹ: اگر نذر اللہ تعالی کے لئے ہو اور مصرف فقراء و خدام مزار ہوں اور ثواب کسی میت کے لئے ہو تو پھر فقراء و خدام مزار اس کو کھا سکتے ہیں مالدار لوگ ایسا کھانا نہ کھائیں۔

(۲) ضروریات دین ان چیزوں کو کہتے ہیں کہ جن کا دین سے ہونا قطعی ہوں اور حد شہرت کو پہنچ چکے ہوں حتی کہ عوام الناس بھی اس کو جانتے ہوں کہ یہ چیزیں دین سے ہیں جیسا کہ توحید، رسالت، ختم نبوت، حیات بعد الموت، سزا و جزاء اعمال، نماز، زکوۃ، صوم، کی فرضیت، شراب کی حرمت، وغیرہ انمیں کسی بھی چیز کا کوئی بھی شخص انکار کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے، عہدے پر آنے والا شخص اگر سوال میں مذکورہ چیزوں کا اقرار کرے اور وہ دیگر ضروریات دین کا منکر نہ ہو، نیز تصدیق قلبی، اور عقائد حقہ کے منافی کوئی چیز اس سے صادر نہ ہو تو وہ شخص مسلمان ہے لیکن اگر وہ دیگر ضروریات دین کا انکار کرے یا کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرے جو بظاہر عمل کفر ہو جیسا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا یا ختم نبوت کا انکار کرنا یا قرآن کریم کی بے ادبی کرنا وغیرہ وغیرہ تب وہ کافر ہے، نیز جو شخص اس طرح کا حلف اٹھائے تو بغیر کسی دلیل کے اس کو کافر کہنا ٹھیک نہیں ہے، بغیر کسی دلیل کے کسی کو کافر کہنے سے اپنے ایمان کے چلے جانے کا خطرہ ہے۔

(۳) عرف عام ہونے کی وجہ سے زندہ مرغی کی خرید و فروخت وزن کے اعتبار سے جائز ہے۔

قال تعالی: حرمت علیکم المیتة والدم..... وما اهل لغیر الله به

[المائدہ: ۳]

وفی الدر: واعلم ان النذر الذی یقع للأموات من اکثر العوام وما یؤخذ

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

من الدراهم، والشمع، والزيت ونحوها الى ضرائح الأولياء الكرام تقربا إليهم فهو بالاجماع باطل وحرام مالم يقصد صرفها لفقراء الانام وقد ابتلى الناس بذلك ولاسيما فى هذه الاعصار

وفى الرد: قوله: (تقربا إليهم) كان يقول يا سيدى فلان إن رد غائبى او عوفى مريضى أو قضيت حاجتى فلك من الذهب أو الفضة من الطعام أو الشمع أو الزيت كذا فى البحر قوله: (باطل وحرام) لوجوه: منها أنه نذر لمخلوق والنذر لمخلوق لا يجوز لانه عبادة والعبادة لا تكون لمخلوق ..... ومنها أنه ظن أن الميت يتصرف فى الامور دون الله تعالى واعتقاده ذلك كفر اللهم الا ان قال: يا الله انى نذرت لك ان شفيت مريضى أو رددت غائبى او قضيت حاجتى ان اطعم الفقراء الذين بباب السيدة نفيسة أو الامام الشافعى ..... أو دراهم لمن يقوم بشعائرها الى غير ذلك مما يكون فيه نفع للفقراء، والنذر لله عز وجل ....

ولا يجوز ان يصرف ذلك لغنى ولا لشريف منصب أو ذى نسب وعلم مالم يكن فقراء ولم يثبت فى الشرع جواز الصرف للاغنياء للاجماع على حرمة النذر للمخلوق ولا ينعقد، ولا تشتغل الذمة به ولانه حرام بل سحت ولا يجوز لخادم الشيخ اخذه الا ان يكون فقيرا أو له أولاد فقراء عاجزين فيأخذونه على سبيل الصدقة المبتدأة وأخذه أيضا مكروه مالم يقصد الناذر التقرب الى الله تعالى وصرفه الى الفقراء ويقطع النظر عن نذر الشيخ -

(رد المحتار: كتاب الصوم، مطلب فى النذر الذى يقع للأموات من أكثر العوام من شمع أو زيت ونحوه، ٣/٤٩١، مطبوعه مكتبه حقانيه پشاور)

(وكذا فى البحر الرائق: كتاب الصوم، فصل فى النذر، ٢/٥٩١، مطبوعه مكتبه رشيديه)

والمراد من الضروريات على ما اشتهر فى الكتب ما علم كونه من دين محمد صلى الله عليه وسلم بالضرورة بان تواتر عنه واستفاض وعلمته العامة كالوحدانية، والنبوة وختمها بخاتم الانبياء وانقطاعها بعده وهذا مما شهد الله فى كتابه وشهدت به الكتب السابقة وشهد به نبينا صلى الله عليه وسلم وشهد به الاموات ايضا كزيد بن خارجه الذى تكلم بعد الموت وكالبعث والجزاء ووجوب الصلوة والزكوة وحرمة الخمر ونحوها سمى ضروريا لان كل واحد يعلم ان هذه الامر مثلا من دين النبى صلى الله عليه وسلم ولا بد -

إكفار الملحدين: ص٣٢٣ من مجموعة رسائل الكشميرى، المجلد الثالث مطبوعه ادارة القرآن

(جارى)

(وركنها إجراء كلمة الكفر على اللسان بعد الإيمان) وهو تصديق محمد صلى الله عليه وسلم في جميع ما جاء به عن الله تعالى مما علم مجيئه ضرورة قوله: (وهو التصديق) معنى التصديق قبول القلب وإذعانه لما علم بالضرورة أنه من دين محمد صلى الله عليه وسلم بحيث تعلمه العامة من غير افتقار إلى نظر واستدلال، كالوحدانية، والنبوة، والبعث، والجزاء ووجوب الصلوة والزكاة، وحرمة الخمر ونحوها۔

(رد المحتار: باب المرتد، ٦/٣٤٢، مطبوعه مكتبه حقانيه پشاور)

من لم يقر ببعض الأنبياء عليهم السلام أو عاب نبيا بشيء أو لم يرض بسنة من سنن المرسلين عليهم السلام فقد كفر۔

(التاتارخانيه: كتاب أحكام المرتدين، ٥/٤٧٧، مطبوعه ادارة القرآن كراچي)

وفي الخلاصة وغيرها إذا كان في المسئلة وجوه توجب التكفير ووجه واحد يمنع التكفير فعلى المفتي أن يميل إلى الوجه الذي يمنع التكفير تحسينا للظن بالمسلم زاد في البزازية إلا إذا صرح بإرادة موجب الكفر فلا ينفعه التأويل حينئذ۔

(البحر الرائق: كتاب السير، باب أحكام المرتدين، ٥/٢١٠، مطبوعه مكتبه رشيديه)

وفي الفتاوى الصغرى الكفر شيء عظيم فلا أجعل المؤمن كافرا متى وجدت رواية أنه لا يكفر۔

(البحر الرائق: كتاب السير، باب أحكام المرتدين، ٥/٢١٠، مطبوعه مكتبه رشيديه)

عن أبي ذر رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: لا يرمي رجل رجلا بالفسوق ولا يرميه بالكفر إلا ارتدت عليه إن لم يكن صاحبه كذلك۔

(بخاري: كتاب الأدب، باب ما ينهى عن السباب، واللعن ٢/٨٩٣، ط: قديمي)

(وما لم ينص عليه حمل على العرف) وعن الثاني اعتبار العرف مطلقا، وفي الرد: ولأن العرف إنما صار حجة بالنص وهو قوله صلى الله عليه وسلم "ما رآه المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن" قوله وما لم ينص عليه كغير الأشياء الستة، قوله (حمل على العرف) أي على عادات الناس في الأسواق لأنها: أي العادة دلالة على الجواز فيما وقعت عليه للحديث فتح

(الدر المختار: كتاب البيوع، مطلب في أن النص أقوى من العرف

(جاري ہے)

٧/٤٢٨، مطبوعه مكتبه حقانيه بشاور)
(وكذا في احسن الفتاوى، ٦/٤٩٧، مطبوعه ايچ، ايم سعيد كراچى) فقط
والله أعلم بالصواب
كتبه: عبد الحليم عزيز المتخصص فى الفقه الاسلامى
بالجامعة الفاروقية بكراتشى باكستان
١٢/ ٤/ ١٤٢٨ھ

الجواب صحيح
[illegible]

الجواب صحيح
عبد [illegible] غفرله
٢٢/٣/٢٨ھ

جامعة فاروقية
دار الافتاء
شاه فيصل كالونى نمبر ٤ كراچى (پاكستان)

Scanned by CamScanner